

انتظار

مؤلف :

سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

مترجم:

محمد حسین حیدری

انتظار

.....

مؤلف : سید مرتضی مجتهدی سیستانی

مترجم: محمد حسین حیدری

ناشر : نشر الماس

نوبت و تاریخ چاپ : دوم دی ماه ۱۳۸۴ ش

قطع و صفحه : ۴۲ / پالتوی

تیراژ: ۲۰۰۰

شابک: 964-7753-22-8 isbn:

مرکز پخش : (قم) ۲۶۱۳۸۲۱

09122510358 – 09121539979

سایت مؤلف: www.almonji.com

email: info@almonji.com

فہرست

مقدمہ

انتظار

انتظار کی اہمیت

عوامل انتظار

امام زمان کے مرتبے اور منزلت کی معرفت

آثار انتظار سے واقفیت:

۱۔ یاس اور ناامیدی سے کنارہ کشی

۲۔ روحانی کمال

مرحوم شیخ انصاری امام زمان (ارواحناہ فداہ) کے شریعت کدہ پر

کامیابیوں کی کلید اور محرومیوں کے اسباب

۳۔ مرتبہ ولایت کی معرفت

۴۔ مہدویت کی دعویداروں کی پہچان

امام عصر (ارواحناہ فداہ) کے کمال یافتہ منتظرین یا عظیم اصحاب کے مرتبے کی معرفت

اصحاب با صفا کی طاقت و قدرت کا سر سری جائزہ

ظہور کے زمانے کی معرفت :

۱ - باطنی تطہیر

۲۔ زمانہ ظہور میں عقول کا کمال

۳۔ دنیا میں عظیم تبدیلی

نتیجہ بحث

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

الحمد لاهله و الصلوٰۃ لا ہلہا لا سیمما علی الامام المنتظر و الحجة الثانی عشر روحی و اواح العالمین لتراب مقدمہ الفدائ

دنیا کو ہے اس مہدی بر حق کی ضرورت

ہو جس کی نگاہ زلزلہ عالم افلاک

زیر نظر کتاب " انتظار " دو جلدوں پر مشتمل کتاب " اسرار موفقیت " سے ماخوذ ایک فصل ہے کہ جس کو جناب حجة الاسلام و المسلمین سید مرتضیٰ مجتہدی حفظہ اللہ نے فارسی زبان میں تالیف کیا ہے جو ہمیشہ اپنی پوری جد و جہد کے ساتھ مکتب اہل بیت کو اس طرح کے نفیس آثار اور ابحاث و فصول ہدیہ کرتے رہتے ہیں جو طالبان حق اور عاشقان ولایت کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور میں نے احباب کے اصرار پر اس کتاب کے اردو (زبان) میں ترجمہ کو اپنے ذمہ لیا ہے ۔

انتظار

حضرت علی علیہ اسلام فرماتے ہیں

افضل عبادة المومن انتظار فرج اللہ

مومن کی سب سے عظیم عبادت یہ ہے کہ وہ اللہ کی

طرف سے (سختی اور غم) سے نجات کے انتظار میں رہے

انتظار کی اہمیت

انتظار ان با عظمت افراد کا خاصہ ہے جو کامیابی اور کامرانی کے راستے پر پوری طرح گامزن ہیں چوں کہ غیبت کے دوران عظیم شخصیتوں سے متعلق روایتیں نیز مستحکم اور مضبوط اقوال زریں خاندان عصمت کے دامن اطہر سے جاری ہوئے ہیں حضرت کے ظہور کا انتظار کرنے والے ہر زمانے کے انسانوں سے با فضیلت ہیں ۔

اسی سبب ایک گروہ انتظار کی صعوبتوں کو دنیا میں کابیابی کی اہم کلید سمجھتا ہے ۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان انتظار کے اسباب اور اس کے کمال کی معرفت اور وسیلہ سے حقیقت کے بحر ذخائر سے کامیابی کے جواہر حاصل کر سکتا ہے نیز سماجی مشکلوں اور مادی رکاوٹوں سے نجات سے پا سکتا ہے ۔

انتظار صحیح معنی میں دشوار گزار حالت ہوتی ہے گویا کہ رازوں کے دسڑے نے اس کا احاطہ کر رکھا ہے اور بہت ہی کم لوگوں نے حسب دلخواہ اس کے کمال کی راہ نکالی ہے اور دشمن کی حیلہ سازیوں کی مخالفت کی ہے چوں کہ انتظار اپنے آخری اور بلند ترین مرحلہ میں ، امام زمان کی ملکوتی حکومت میں آسمانی نظام کے رائج کرنے اور اس کی خدمت کرنے میں آمادگی اور مدد کے معنوں میں آتا ہے کہ جسے غیر عادی قدرت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اور ایسا انتظار امام زمان کے خاص اصحاب میں موجود ہے ۔ ۱

انتظار جس مرحلے میں بھی ثابت ہو جائے تو یہ عالم غیب سے غیبی مدد اور خدا کے ساہراہ تقرب ہے۔ اور اگر یہ چیز ہمیشگی پیدا کرے اور تکامل حاصل کرے تو وقت کے گزر نے کے ساتھ ساتھ وجود انسانی کی گہریوں میں موجود کشیدگی اور کھنچائو جو اس کے نفس اور ضمیر میں اس کی نا آگاہی کی وجہ سے ہوتا ہے اسے نیست و نابود کر دیتی ہے اور نور اور آشنائی کے دریچے انسان کے باطن میں کھولتا ہے اور اسی طرح سے تکامل کی راہ کو انسان کی طرف کھول دیتا ہے کیوں کہ انتظار تمام تر ضروری اور لازم مدارج میں آمادگی کی حالت کو کہتے ہیں۔

اور باطنی توجہ کو دنیا سے خلوص، حقیقت اور نورانیت کی طرف جذب کرتا ہے۔ وہ جہان جس میں سے تمام تر شیطانی اور طاغوتی قوتیں اور طاقتیں نابود ہو جائیں اس دنیا سے انسانیت کی جان میں انوار الہی کی چمک جگمگا اٹھی ہے۔

اس حقیقت کی طرف توجہ کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہی انتظار کے عظیم مراحل کو طے کر سکتا ہے کہ جو غیر معمولی طالق اور قوت کا حامل ہو۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ امام عصر کی حکومت ایک فوق العادہ حکومت ہوگی جس کا درک کرنا ہماری ہمت، طاقت اور سوچ سے کہیں بالا تر ہے۔ اور سب کے لئے ضروری ہے کہ مددگار افراد حضرت بویہ اللہ کے ارد گرد جمع ہو جائیں اور پہلی صف میں آپ کی مدد کریں۔ تاکہ اللہ کے نیک لوگوں میں شمار ہوں اور آپ کے فرمان اور حکم کی اطاعت کرنے کی طاقت کو حاصل کریں جس کو حاصل کرنے کے لئے غیر عادی قدرت کا ہونا ضروری ہے۔ ۲

وہ روایات جو کہ امام عصر کے تین سو تیرہ ممتاز ساتھیوں کے اوصاف اور خواص کو بیان کرتی ہیں، ان کے بارے میں راحی اور غیر عادی طاقتوں کے موجود ہونے کا پتا دیتی ہیں یہاں تک کہ غیبت کے زمانے میں بھی۔

عوامل انتظار

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم کوشش کریں کہ انتظار کے حقیقی معنی سے آشنائی حاصل کریں اور اس حالت کو اپنے اور دوسروں کے اندر بھی ایجاد کریں۔

مسئلہ انتظار کو حاصل کرنے، سیکھنے اور اسے دوسروں تک آگے پہنچانے کے لئے مختلف راستے موجود ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے ہم معاشرے میں انتظار کی حالت پیدا کر سکتے ہیں اور ان کے وجود کی گہرائیوں میں انتظار کے بیج کو پھل دار بنا سکتے ہیں اور درج ذیل بعض مہم ترین راہوں کے ذریعہ سے معاشرہ، مسئلہ انتظار کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔

۱۔ ولایت کے عظیم مقام سے آشنائی اور عظمت امام زمان کی شناخت

۲۔ انتظار کے حیران کن آثار کے ساتھ اس کے صحیح اور کامل معنی اور اس کے عظیم مراحل کے ساتھ آشنائی

۳۔ امام عصر کے اصحاب کے اوصاف اور خواص (خصوصیات سے آشنائی جو انتظار کے عالی ترین مرتبہ تک پہنچے اور عظیم قوت روحی سے ہمکنار ہوئے اور امام زمان کے فرمان کو انجام دیتے ہیں ۔

۴۔ انسان اور زمانے کے آئندہ لوگوں کی زندگیوں میں عظیم تحولات اور مہم ترین تغیرات کے ساتھ آشنائی جو ظہور کے زمانے میں واقع ہوں گے ۔۳

امام زمان کے مرتبہ کی معرفت آپ کے محبین اور ساتھیوں کی شناخت اور عقل اور فہم و ادراک کی تکمیل ، غیبت اور عالم نا مرنی سے ربطہ ، ناشناختہ موجودات کی شناخت ، دور دراز فضاؤں اور آسمانوں کے سفر اور اسی قسم کے دوسرے مسائل لوگوں کو مسئلہ ظہور امام عصر کی طرف متوجہ کرتے ہیں ۔

نیز آنحضرت کی عظیم الشان اور اسرار آمیز حکومت کے لئے آمادگی پیدا کرتے ہیں یہ تمام حقائق ، پاک طینت افراد میں علم و آگہی اور جنون و عشق کا سرور پیدا کرتے ہیں اور طرح یہ افراد اس عظیم الشان زمانے کے دلدادہ ہو جاتے ہیں ۔ معاشرے اور سماج میں انتظار اور ظہور کی حالت پیدا کرتے ہیں جو ہر انسان کے مسلم و طیفے ہیں ۔ مندرجہ بالا اجمال کی تفصیل یوں ہے ۔

امام زمان کے مرتبے اور منزلت کی معرفت

امام کا باعظمت وجود اپنی نورانی خصوصیتوں کے سبب انتظار کی کیفیت کے لئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے ۔

کیونکہ دنیا میں آپ کے علاوہ کوئی بھی رہبری ، امامت اور عالم ہستی کی اصلاح کے لائق نہیں ہے یہ اسباب انسان کو آپ کی طرف جذب کرتے ہیں نیز آپ خدا کی آخری نشانی ہیں آپ ہی آخری راہنما اور ہادی ہیں جیسا کہ آپ سے متعلق حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتی ہیں :

علم الانبیاء فی علمہم و سر الاوصیاء فی سرہم و عز الاولیاء فی عزہم ، کا لقطۃ فی البحر و " الذرة فی القفر " ۴

تمام نبیوں کا علم ، تمام اوصیاء کے راز ، تمام اولیاء کی عزتیں آپ کے علم ، راز اور عزت کے مقابلے میں ایسے ہی ہیں جیسے سمندر میں ایک قطرہ یا ریگزار بیابان میں ایک ذرہ ۔

چوں کہ ہم خاندان عصمت و طہارت کے آخری فرد کے دور میں جی رہے ہیں اسی لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ آپ کے زریں فرامین و اقوال کے سائے میں رہتے ہوئے تباہی اور بربادی کے طوفان سے بچیں اور آنحضرت کے ظہور کے لئے زمینہ سازی کریں نیز آپ کی حکومت کے لئے گھڑیاں شمار کرتے رہیں تاکہ آپ پرچم ہدایت و عدالت افلاک عدل و انصاف پر نصب فرمادیں۔

اگر کوئی اس زمانے میں امام علیہ السلام کو پہچان لے اور زمانہ غیبت میں امام زمان علیہ السلام کی اس امداد سے آگاہی رکھتا ہو اور اس بھی آگاہ و آشنا ہو جو تحولات آپ اپنے زمانہ ظہور میں دنیا اور انسان کے اندر ایجاد فرمائیں گے تو وہ ہمیشہ آپ کی یاد میں رہے گا اور اس طرح جیسا کہ حکم ہوا ہے ہفتاب ولایت کے طلوع کے انتظار میں زندگی بسر کرے گا۔

معرفت؛ ایسے انسان کے دل سے غلاظت اور زنگ کو پاک اور صاف کر کے اس کی جگہ پاکیزگی خلوص اور نورانیت کو جایگزین کرے گی اب ایک نہایت ہی پرکشش و دلربا روایت کی طرف توجہ کریں کہ جو امام علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں آپ کی طرف سے غیبی امداد کا پتہ دیتی ہے، جابر جعفری حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

”ذاک الذی یفتح اللہ تعالیٰ ذکرہ علی یدیہ مشارق الارض و مغاربہا، ذاک الذی یغیب عن شیعئہ و اولیائہ غیبۃ لا یثبت فیہا علی القول بامامتہ الا من امتحن اللہ قلبہ بالایمان“ ”قال: فقال جابر: یا رسول اللہ! فہل ینتفع الشیعۃ بہ فی غیبئہ؟“ ”قال: ای و الذی بعثنی بالنبوۃ انہم لیتنفعون بہ و یتضییون بنور ولایتہ فی غیبئہ کانتفاع الناس بالشمس، وان جلالہا السحاب، یا جابر، ہذا مکنون سر اللہ و مخزون علمہ فاکتمہ الا عن اہلہ۔“ ۶

وہ (حضرت مہدی) جن کے ذکر کو خداوند کریم زمین کے تمام گوشہ و کنار میں آپ ہی کے ذریعہ پہنچائے گا وہ اپنے شیعوں اور ولیوں و غائب رہیں گے اس طرح کہ بعض آپ کی امامت کے منکر ہو جائیں گے سوائے ان افراد کے جن کے ایمان کا خداوند کریم امتحان لے رکھا ہو۔

جابر جعفری کہتے ہیں: جابر بن عبد اللہ انصاری نے پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللہ کیا شیعہ ان کی غیبت کے زمانے میں ان سے بہرہ مند ہو سکیں گے۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا: ”اس خدا کی قسم کہ جس نے مجھے رسالت پر مبعوث کیا وہ افراد آپ کے وسیلہ سے بہرہ مند ہو گئے ان کی غیبت کے زمانے میں ان کے نور ولایت سے روشنی حاصل کریں گے، اس طرح جیسا کہ لوگ سورج سے بہرہ مند ہوتے ہیں اگرچہ بادل اسے ڈھانکے ہوئے ہوں۔ اے جابر، وہ خدا کے مخفی رازوں اور اس کے علم کے خزانوں میں سے ہے لہذا اسے مخفی رکھو مگر اس کے اہل سے

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اس حدیث میں تاکید کے ساتھ قسم کھائی ہے کہ شیعہ امام عصر (ارواحنا فداه) کے زمانہ غیبت میں آپ کے نور ولایت سے روشنی حاصل کریں گے ۔

کیست بی پردہ بہ خور شید ، نظر باز کند چشم پوشیدہ ما، علت پیدایی توست

از لطافت نتوان یافت ، کجا می باشی جای رحم است بر آن کس کہ تماشایی تست

اگر چہ امام زمانہ (ارواحنا فداه) اس زمانے میں غایب ہیں مگر حقیقت میں پردہ غیبت ہمارے دلوں پر ہے وگرنہ امام اس شخص کے لئے چمکتا ہوا نور ہیں جس کا دل آئینہ کی طرح پاک اور صاف ہو خواہ ظاہر میں نابینا ہو ۔ ۷

اس حقیقت کی طرف توجہ انسان کو منزل ولایت اور آپ کے علم اور قدرت کی راہنمائی کرتی ہے اور امام زمان کی محبت کو دلوں میں سرشار اور آنحضرت کی آئندہ آنے والی حکومت کے انتظار کو ایجاد کرتی ہے ۔

آثار انتظار سے واقفیت

۱۔ یاس اور ناامیدی سے کنارہ کشی

ایسے معاشرے میں جہاں کا دین کا نام و نشان بھی نہیں اور لوگ بہتر مستقبل کی فکر میں نہ ہوں تو قتل ، خون ریزی ، خود کشی اور اسی طرح کی دیگر غلط کاریاں بہ زیادہ وجود میں آتی ہیں ۔ چوں کہ لوگ " منفی عوامل " جیسے فقر ، تنگدستی ، ظلم و ستم ، تجاوز ، قانون شکنی اور حقوق انسانی کی خلاف ورزی ، بے اعتنائی جیسے حالات سے دو چار ہوتے ہیں اور ان سے نبرد آزمائی کے حربوں سے ناواقفیت کی وجہ سے گھر ، سماج اور معاشرے کی تباہی دیکھتے ہی یاس و ناامیدی میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔

چوں کہ اس کی غیبی طاقت سے مایوس ہو جاتے ہیں لہذا ان مشکلوں سے بچنے کے لئے خود کشی کرنے کا ارادہ کرتے ہیں ۔ پھر اس ظلم اور بربریت کو اختیار کر کے صرف اپنی دنیا و آخرت ہی نہیں بلکہ اپنے اہل و عیال نیز قربداروں تک کو بھی اس بھیانک تباہی میں مبتلا کر دیتے ہیں ۔

وہ شخص جس کے دل میں انتظار کی کیفیت موجزن ہے اور ہمہ وقت دنیا کے اندر نور ولایت کے چمکنے کی امید میں ہے ، کبھی ایسا ظلم نہیں کر سکتا کہ اپنے ساتھ پورے معاشرے کی تباہی کا سبب بنے ۔

چوں کہ انتظار کے مسائل سے وہ واقف ہے اور نا امیدی اور یاس سے کنارہ کش ہے ۔ مندرجہ روایت اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے ۔

عن الحسن بن الجهم قال سألت ابا الحسن عن شی من الفرج ، فقال : او لست تعلم ان انتظار الفرج " من الفرج ؟ فقلت لا ادری الا ان تعلمنی ۔ فقال نعم ، انتظار الفرج من الفرج " ۸

حسین بن جہم کہتے ہیں : حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے میں نے فرج کے بارے " میں دریافت کیا ۔ امام نے فرمایا : کیا تم نہیں جانتے کہ فرج کا انتظار کشادگی اور وسعت میں ہے ۔ میں نے عرض کیا آپ نے جتنا مجھے بتایا ہے اس کے سوا نہیں معلوم ۔ امام نے فرمایا ہاں فرج کا انتظار کشادگی اور آسائش سے ہے ۔

۲۔ روحانی کمال

انسان انتظار کامل کے ایجاد کرنے کے ساتھ کچھ حد تک ظہور امام کے زمانے کے لوگوں کے حالات سے جیسے تطہیر قلت (دل کا پاک ہونا) اپنے اندر ایجاد کر کے ، امید و انتظار کے وسیلہ سے اپنے آپ کو نا امیدی اور تباہی سے نجات دلا سکتا ہے ۔

اسی سے متعلق امام صادق علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے اور (اسی طرح) حضرت ایر : المومنین (صلوات اللہ علیہم) سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا

افضل عبادة المومن انتظار فرج الله " ۹

" مومن کی سب سے بہترین عبادت یہ ہے کہ وہ خدا سے فرج کا انتظار رکھتا ہو "

اسی بنا پر انتظار کے اثر سے انسان ظہور امام کے بعض آثار تکامل کو اپنے اندر ایجاد کر سکتا ہے ۔ ابو ضالد کے اس بات کی وضاحت امام سجاد سے منقول فرمان سے ہوتی ہے

عن ابی خالد الکابلی عن علی بن الحسین تمت الغیبة بولی اللہ الثانی عشر من اوصیاء رسول اللہ ﷺ و الائمة بعده ، یا ابا خالد ، ان اهل زمان غیبتہ ، القائلون بامامتہ ، المنتظرون لظہورہ ، افضل اهل کل زمان ، الان اللہ تعالیٰ ذکرہ اعطاهم من العقول والافہام والمعرفة ما صارت بہ الغیبة عند ہم بمنزلة المشاہدۃ ، و جعلہم فی ذلک الزمان بمنزلة المجاہدین بین یدی رسول اللہ ﷺ بالسيف ، او لئک المخلصون حقاً ، و شیعتنا صدقاً ، والدعاة الی دین اللہ سرا و جہراً وقال : انتظار الفرج من اعظم الفرج " ۱۰

ابی خالد کابلی حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فر " مایا: ولی خدا جو پیغمبر اکرمؐ کے اوصیاء میں سے بارہویں (خلیفہ) اور آپ کے بعد ائمہ میں سے ہیں کی غیبت طو لانی ہو گی اے ابا خالد، بے شک جو لوگ ان کے زمانے غیبت میں ہیں اور ان کی امامت پر عقیدہ رکھتے ہیں اور ان ظہور کے منتظر ہیں ہر زمانے کے لوگوں سے افضل ہیں،

کیوں کہ خداوند کریم ان کے ذکر کو عقلوں، فہموں اور معرفت سے اس قدر انہیں عنایت کرے گا کہ ان کے نزدیک غیبت مشاہدے کی طرح ہو گی اور ان کو اس زمانے میں ان مجاہدین کی طرح قرار دیا جائے گا کہ جنہوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے دور میں تلوار سے جہاد کیا ہو حقیقت میں وہی با اخلاص ہیں اور وہ ہمارے با صداقت شیعہ ہیں اور لوگوں کو ظاہر اور پوشیدہ دین خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ اس کے بعد امام سجاد نے فر مایا: فرج کی "انتظار عظیم ترین فرج (وسعت، کشادگی اور دیر) سے ہے۔"

دوست نزدیک تر از من، بہ من است وین عجیب تر کہ من از وی دورم

این سخن با کہ توان گفت کہ دوست در کنار من و من مہجورم

سچے منتظرین جو انتظار کی راہ تکامل کو پہنچے ہیں اپنے آپ کو حکومت خدا کی قدرت غیبی سے پوری دنیا پر حکومت کے لئے آمادہ کرنے کے اثر سے غیبت کے زمانے میں بعض زمانہ ظہور کے فردی خواص اور خصوصیات جیسے تطہیر قلب وغیرہ تک رسائی حاصل کرتے ہیں اس حد تک کہ غیبت کا زمانہ ان کے لئے روز روشن کی طرح عیان ہے اھر ان کے اندر اس طرح کے اثرات نہ ہوں تو کس طرح فرج اعظم کا انتظار فرج ہے؟ وہ حلت انتظار کے ساتھ غیبت اور زمانہ ظہور کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں اور اس زمانے کے بعض حالات کو غیبت کے زمانے میں پا لیتے ہیں۔ ۱۱۔

مرحوم شیخ انصاری امام زمان (ارواحناہ فداہ) کے شریعت کدہ پر

دلوں کو منور کرنے والا واقعہ دنیا ئے تشیع کی اس با فضیلت شخصیت کا ذکر ہے جس نے ظاہر اور باطنی دونوں محاذ پر غیبی امداد اور قوت سے دین حنیف کی حفاظت کی۔

مرحوم شیخ انصاری کے ایک شاگرد، آپ کے امام سے تعلق اور امام کے شریعت کدہ پر شرف یابی کو یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی غرض سے کربلا ئے معلی پہنچا ان ہی ایام میں ایک بار نصف شب کو حمام جانے کے لئے میں گھر سے باہر آیا، چوں کہ گلیوں میں کیچڑ و غیرہ زیادہ تھا لیذا ایک شمع بھی ہمراہ لیتا آیا جس کی مدد پر روشنی میں چلنے لگا۔ کچھ فاصلے پر ایک شخص نظر آیا میں نے محسوس کیا جیسے شیخ انصاری ہوں فاصلے کو مٹاتے ہوئے جیسے ہی قریب ہوا تو یقین ہو گیا آپ ہی

ہیں میں نے سوچا یا اللہ یہ حضور اس تاریک میں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں جب کہ آپ کی بینا ئی بھی کمزور ہے میں نے سوچا کہیں کوئی آپ کے تعاقب میں ہو اور آپ کو نقصان پہنچا ئے لہذا دھیرے سے آپ کے پیچھے ہو لیا کچھ دور چلنے کے بعد وہ ایک پرا نی ساخت کے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور خلوص نیت کے ساتھ زیارت جامعہ پڑھنے لگے فارغ ہو تے ہی اس مکان میں داخل ہوئے پھر میں نے کچھ نہیں دیکھا صرف آپ کی آواز آرہی تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپ کسی سے ہم کلام ہیں میں وہاں سے پلٹا پھر حمام گیا پھر حرم مطہر گیا وہاں میں نے شیخ کو دیکھا ۔

اس سفر سے واپس سے آکر میں نجف اشرف میں شیخ کی خدمت میں پہنچا اور اس رات والے واقعہ کو دہرایا اور اس کی تفصیل پوچھی ،پہلے تو شیخ نے انکار کیا لیکن مزید اصرار پر آپ نے فرمایا :جب امام سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے تو میں اس گھر کے دروازے پر چلا جاتا ہوں ،جسے تم اب کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے ،زیارت جامعہ پڑھنے کے بعد اذن طلب کرتا ہوں ۔اگر اجازت مل جاتی ہے تو آنحضرت کی خدمت میں فیضیاب ہوتا ہوں جو مسائل میرے فہم سے بالا ہوتے ہیں آپ اسے بطور احسن حل فرماتے ہیں ۔

اور سنو جب تک میں زندہ ہوں اس واقعہ کو چھپا ئے رکھنا ہرگز کسی کے سامنے بیان نہ کرنا ۔اسی طرح اور دوسری بزرگ شخصیتیں بھی ہیں جنہوں نے امام سے بار بار ملاقات کی ہے ۱۲ اور اپنے آپ کو حضرت کے ظہور کے لئے ہمہ وقت آمادہ رکھتے تھے ۔ان لوگوں کی طرح نہیں کہ جو قرآنی آیتوں کی تاویل اور توجیہ کریں گے نیز آنحضرت کے ساتھ جنگ بھی کریں گے ۔

کلیدگنج سعادت فتد بہ دست کسی کہ نخل ہستی اورا بود بر بنری

چو مستعد نظر نیستی ،وصال مجوی کہ جام جم نہد سود ،وقت بی بصری

کامیابیوں کی کلید اور محرومیوں کے اسباب

ممکن ہے کہ سوال ہو :کس طرح ہر دفع شیخ اجازت حاصل کر لیتے تھے اور امام کے شریعت کدہ میں زیارت جامعہ کے پڑھنے اور اذن کے ساتھ بیت الشرف میں داخل ہوں اور اپنے مہربان امام کے ساتھ گفتگو کریں ۔

انہوں نے کس طرح یہ مرتبہ حاصل کیا تھا نیز ان کے شاگرد نے بھی امام عصر (ارواحنا فداه) کے بہت الشرف کو دیکھا اس کے باوجود اتنا افتخار نہیں رکھتے تھے چوں کہ مرحوم شیخ نیان سے فرمایا تھا کہ اس کے بعد تم اس بیت الشرف کو کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے ۔

یہ سوال اہم ہے اور اس کا قانع کنندہ جواب دینا بھی لازم ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض افراد اس طرح کے سوالات کے لئے پہلے سے تیار شدہ جواب رکھتے ہیں اور مقابل کو فوراً جواب دیتے ہیں: خدا نے اسی طرح چاہا ہو گا یا خدا ان میں سے (نعوذ باللہ) بعض افراد کے ساتھ رشتہ داری، قبیلہ، قوم اپنا نیت رکھتا ہے اور کسی قسم کے ارتباط کے عمل میں لانے کے لئے دیگر لوگوں کے طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے

اس قسم کے جوابات عموماً اس مسئولیت سے اپنی گردن آزاد کرانے کے لئے ہو تے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس جہت سے کہ نہ ہی جوابات قنع کنندہ ہیں اور نہ ہی کبھی کسی کو کسی راہ کی راہنمائی کرتے ہیں ہم اس سوال کا جواب خاندان وحی کے فرا مین کے پر تو میں دیں گے۔

خداوند عالم نے تمام انسانوں کو رو حانی کمال اور معنویت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنی عمومی دعوت میں جو کوئی بھی اس راہ میں قدم

بڑھائے اجر اور بدلہ عنایت کرتا ہے اسی طرح کہ جیسے میزبان اپنے مہمانوں کو دعوت کرتا ہے اور سب کی شرکت کی صورت میں خدمت اور پذیرائی کرتا ہے، نیز خداوند کریم نے بھی کمال و ارتقاء کا زمینہ ہر انسان کے لئے فرا ہم کیا ہے۔

: اور اسی طرح ان کو تکامل کی طرف دعوت دی ہے اور قرآن مجید میں صریحاً فرمایا ہے

والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا " ۱۳ "

جو بھی ہماری راہ میں کوشش کرے ہم ضرور اسے اپنی راہ میں ہدایت کریں گے "مسلمانوں" کا وظیفہ ہے کہ خدا کی دعوت کا جواب دیں اور روحانی کمال اور ارتقاء معنوی کی راہ میں قدم بڑھائیں لہذا یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ انسان کے اندر ارتقاء کا مادہ موجود ہے اور وہ اس قدرت سے بہرہ مند بھی ہیں؛ اور اس کو جمع کیا ہے لیکن اس سے استفادہ نہیں کرتے جیسے دولت مند افراد جو کوتاہ نظر ہو تے ہیں ہمیشہ بینک اکاؤنٹ پر کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس سے خوشحال رہتے ہیں۔ اور کبھی بھی اس مال و دولت سے استفادہ کی توفیق انہیں نہیں ہوتی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ قوتوں اور توانائیوں سے استفادہ کیا جائے۔ تاکہ اپنے خسارے اور گھٹائے کا جبران ہو سکے اور عظیم مقاصد تک رسائی حاصل ہو سکے بہت سارے لوگ روحانی اور معنوی کمال تک پہنچنے کی ذاتی طور پر بہت زیادہ آمادگی اور توانائی رکھتے ہیں چوں کہ ان امور کے ساتھ ان کا کوئی کام نہیں ہوتا لہذا اس قسم کی تمام تر توانائیوں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے یہاں تک کہ دنیا کو خیر آباد کہہ دیتے ہیں۔ اور ان توانائیوں کو سپرد خاک کر دیتے ہیں جس طرح کہ گزشتہ زمانوں میں ثروتمند افراد اپنے مال و دولت کو حفاظت کی خاطر زمین میں دفن کر دیتے تھے بعد میں نہ خود اور نہ ہی ان کی اولاد میں اس مال سے کسی قسم کا استفادہ کر سکیں۔

یہ بات واضح رہے بعض افراد بہت زیادہ، روحانی طاقت کے حامل تھے نیز درک کرنے کی قوت بھی فوق العادہ تھی انہوں نے کیسے یہ طاقت وقوت حاصل کی اس کا اندازہ بزرگ شیعہ : عالم دین مرحوم حرّ عاملی کی اس گفتگو سے ہو تا ہے۔ آپ فرماتے ہیں

یہ بات واضح اور روشن ہے کہ دیکھنا اور سننا اور دیگر چیزیں جن کا سیدھا تعلق آنکھ، کان اور مربوط اعضاء سے ہے۔ آنکھ اور کان یہ دونوں چیزیں روح کے لئے وسیلہ ہیں۔ روح ان کے ذریعہ دیکھتی اور سنتی ہے۔ چوں کہ روح کی طاقت قوی نہیں ہے اس لئے کی سماعت و بصارت اس جیسی خاص مادی چیزوں تک محدود ہے۔

اسی وجہ سے فقط مادیات کو ہی دیکھ پاتی ہے اور روحی مسائل کے درک کرنے کی قوت نہیں رکھتی اگر انسان اپنے وظائف کو بحسن و خوبی انجام دے کر اپنی روحانی طاقت کو قوی کر لے تو مادیات اور طبیعیات سے مزید استفادہ کرسکنے کی استطاعت پیدا ہو جا ئے گی پھر وہ اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کا مشاہدہ کرسکے گا جو دوسروں کو نہیں دکھائی دیتیں۔ ایسی صدائیں بآسانی سن سکے گا جسے دوسرے نہیں سن سکتے۔

یہ قدرت اور غلبہ مختلف افراد میں مختلف پایا جاتا ہے، اسی طرح کہ جس طرح ان کا تقرب بھی خدا کے نزدیک یکساں اور برابر نہیں ہے جو بھی عبادت، جد و جہد اور کوشش کے ذریعہ سے خدا کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے اس کے روحی اور معنوی حالات قوی تر اور محکم ہو تے جاتے ہیں۔ اور ایسے امور میں جن میں دوسرے لوگ آنکھ اور کان سے درک کرنے کی قوت نہیں رکھتے ان میں وہ قوی تر اور نہایت ہی مضبوط ہوتا ہے۔ ۱۴

اس بحث روشن ہوا کہ مرحوم شیخ انصاری جیسے افراد کیسے یہ عظیم نعمت حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن دوسرے افراد یہ قدرت اور توانائی نہیں رکھتے اور ان کی نظریں اس طرح کے امور دیکھنے سے عاجز ہیں۔

صحیح معنوں میں حالت انتظار کو حاصل کرنا ہمارے لئے ایک ارمغان ہے۔

دیدہ باطن چو بینا می شود آنچہ پنهان است، پیدا می شود

وہ منتظرین امام زمان (ارواحناہ فداہ) کہ جنہوں نے انتظار کی راہ میں جل کر اپنے آپ کو تعمیر کیا اور سنوارا ہے، وہ لوگ ہو ائے نفس سے فراور پرواز اور ترقی روح کے ساتھ نفس کے تسلط اور کنٹرول سے رہا ئی حاصل کرتے ہیں تو نفس کی جذباتیت اور کشش میں یہ طاقت نہیں کہ انہیں اپنی طرف کھینچ

لے۔ اس طرح کہ جس طرح فضا ئی راکٹ و غیرہ جب زمین کے مدار سے خارج ہو جاتا ہے تو پھر اس کو زمین کا کھنچاؤ اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا؛ اگر ہم بھی تغیر زمانہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہوا ئے نفسانی کے مدار سے خارج کر لیں تو نفس کی کشش و جذباتیت اور شیطانی وسوسے ہمیں متاثر نہیں کر سکتے۔

حضرت سلمان (محمدی) اور اہل بیت کے دوسرے اصحاب اس طرح تھے اور وہ نفس کے دائرے سے خارج اور مادیات کی قید سے رہا نہی حاصل کر چکے تھے۔ اسی وجہ سے وہ افراد غیب کے عالم سے رابطہ پر قرار کئے ہوئے تھے جو ولایت اور قدرت و طاقت حضرت سلمان (محمدی) کے پاس تھی چوں کہ انہوں نے نفس کے دائرے سے نکل کر اپنی ہوائے نفس کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ اپنی خواہشات اور ارادوں پر حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ارادوں کو مسلط کر رکھا تھا اسی وجہ سے اپنی غیبی اور پوشیدہ قدرتوں اور طاقتوں سے بہرہ مند ہو کر ان سے استفادہ عمل میں لاتے تھے۔

۳۔ مرتبہ ولایت کی معرفت

ظہور کا انتظار، ولایت امام زمان (ارواحنا فداه) کی قدرت اور طاقت کو منتظر شخص کے دل و جان میں استحکام پیدا کرتا ہے اور اس کو اس عقیدے پر ثابت اور استوار کرتا ہے کہ ایک دن حتماً خدا کے پاس سے قدرت خدا امام کے ہاتھوں روشن و آشکار ہو گی اور دنیا کے تمام تر جونک صفت سرکش باغیوں کو جو ضعیفوں کا خون چوسنے میں لگے ہوئے ہیں ان کے ان برے اعمال کی سزا دے کر ولایت کی عظیم قدرت اور استحکام کو تمام دنیا والوں کے لئے روشن اور ثابت کریں گے، کہ کوئی ایسا امامت اور ولایت کے مرتبہ کا اہل ہے جو قدرت خدا کو ظاہر اور آشکار کر سکتا ہے۔

یہ ایک منتظر کا عقیدہ اور فکر ہے لہذا ظہور کا انتظار دین کے اصلی اور حقیقی عقائد اور معارف پر اعتقاد کے ساتھ ہے، کیوں کہ انتظار معرفت اور اعتقادات کا بیج منتظرین کے ذہنوں میں ہوتا ہے اور ان میں یقین اور اطمینان پیدا کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں پوری دنیا ولایت کی حکومت، طاقت، اور قوت کے کنٹرول میں آجائے گی اور ولایت کی عظیم الشان اور ناشناختہ حکومت دنیا کی تمام تر ظالم و جابر طاقتوں اور حکومتوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گی اور دنیا کی یہ مادی تہذیب و تمدن ولایت الہی کی اس بے پناہ طاقت اور حکومت کے سامنے تاب نہ لاتے ہوئے مصلح جہان کے دائرے میں آجائے گی۔

۴۔ مہدویت کی دعویداروں کی پہچان

مذہب شیعہ کی بھری پوری تاریخ میں متعدد افراد نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو رہنما (ریبر) اور عوام کی اصلاح کرنے والے کے نام سے متعارف کروایا ہے، اور اس حربے سے انسانوں کے جان، مال اور خون کو پائمال کیا ہے اور بعض کو گمراہی کی طرف بھی کھینچ کر لے گئے ہیں؛ لیکن وہ افراد کہ جنہوں نے صحیح طور پر اور سچے دل سے انتظار

کی راہ میں قدم رکھا ہے ،اپنے وجود کو ولایت کے چمکتے ہوئے انوار سے روشن کیا ہے وہ کبھی ان دھو کے بازوؤں کے دام فریب میں نہیں آتے بلکہ ببانگ دہل اعلان کیا ہے ۔

برو این دام بر مرغ دگر نہ کہ عنقار بلند است آشیانہ

ریزنوں اور حیلہ سازوں کی شناخت ہمیں امامت کے بلند و بالا درجہ سے آشنائی کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے آب حیات کو سراب ۱۵ کے بدلے میں نہیں بیچتے ہیں اور خلافت کے غاصبوں کو قبول نہیں کرتے ۔

امام عصر (ارواحناہ فداہ) کے کمال یافتہ منتظرین یا عظیم اصحاب کے مرتبے کی معرفت

حیرت انگیز انکشاف یہ ہے کہ انتظاربا کمال منتظرین کے لئے ارمغان خداوندی ہے یہ افراد فقط عقیدے اور اعتقاد کے لحاظ سے ہی ولایۃ اہل بیت کے مرتبے و منزلت اور مرتبت کی معرفت نہیں رکھتے بلکہ وہ خود بھی افتاب ولایت کے چمکتے ہوئے دریچے ہیں یعنی انتظار کی راہ میں تکامل کے اثر سے اپنی ظرفیت کی حد تک خندان وحی کے مرتبے سے معنوی اور روحی طاقتیں اور قدرتیں کسب کرتے ہیں اور ان سے جو ذمہ داریاں انہیں دی جاتی ہیں انہیں بحسن و خوبی انجام دیتے ہیں ایسے افراد امام زمانہ (ارواحناہ فداہ) کی پوری طرح مدد کرنے والے ہیں اور آنحضرت کے مقام ولایت کی طرف سب سے آگے ہیں ۔

: اب آپ اس نکتہ کی طرف توجہ فرمائیں جو خداوند کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

فاستبقوا الخیرات این ما تکنونوا یأت بکم اللہ جمیعاً " ۱۶ "

اب تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو اور تم جہاں بھی رہو گے خدا ایک دن سب کو جمع کر دے " گا

یہ آیت کریمہ امام عصر (ارواحناہ فداہ) کے تین سو تیرہ ان اصحاب کے بارے میں ہے کہ جو ظہور کے دن سب سے پہلے امام کی خدمت میں حاضر ہوں گے خداوند کریم ان سب کو اپنے بیت الشرف (کعبۃ الحرام) میں ولی برحق کے ارد گرد جمع کر دے گا تا کہ آنحضرت کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور زمانے کی بدبختیوں کو ختم کر دیں ۔

یہاں پر بعض افراد کے ذہن میں ایک بہت ہی اہم سوال آسکتا ہے کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کا کیا مطلب ہے ۔اور حضرت مہدی (ارواحناہ فداہ) کے ان تین سو تیرہ اصحاب با وفا میں کون سی ایسی خوبی ہے کہ وہ دوسروں لوگوں پر سبقت لے جائیں گے اور عظیم مرتبہ پر فائز ہوں گے ؟

اگر ہم سر چشمہ وحی سے دریافت کریں تو امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس بات کا یوں پتہ دیتی ہے

الخیرات:الولاية لنا اهل بیت " ۱۷"

"خیرات سے مراد ہماری اہل بیت کی ولایت ہے"

اصحاب با صفا کی طاقت و قدرت کا سر سری جائزہ

انسان ولایت کی قبولیت میں جتنی بھی کوشش کرے گا اتنی ہی اس کی روح قوی ہوتی چلی جائے گی نیز غیر معمولی طاقت کا مالک بن جائے گا۔ پھر حسب دلخواہ وہ مادی اور غیر مادی موجودات پر بھی حکومت کر سکتا ہے جیسا کہ مرحوم علامہ بحر العلوم کے اس جاذب واقعہ سے معلوم ہوتا

مرحوم علامہ بحر العلوم (خفقان) اختلافی قلب کے مریض تھے اس مرض کے ساتھ گرمیوں میں کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک مخصوص زیارت سے مشرف ہونے کی نیت سے بہت زیادہ گرمی والے دن نجف اشرف سے نکلے لوگوں نے تعجب کیا کہ مرض اور ! اس ہوا کی گرمی میں یہ کیسے سفر کریں گے ۔ ؟

آپ کے ہمراہوں میں مرحوم شیخ حسین نجف بھی تھے جو سید بحر العلوم کے زمانے کے مشہور علماء میں سے تھے تمام افراد گوڑوں پر سوار سفر کر رہے تھے ایک بادل ہوا میں دکھائی دیا جس نے ان پر سایہ کیا ، پھر سرد ہوائیں چلنے لگیں ہوا اس حد تک ٹھنڈی ہو گئی تھی جیسے یہ تمام افراد (سرداب) زیر زمین راہ میں ہوں وہ بادل اس طرح ان لوگوں پر سایہ کئے ہوئے تھا یہاں تک کہ وہ ایک مقام بنام کان شور کے نزدیک پہنچے وہاں پر بزرگ عالم دین شیخ حسین نجف کے جاننے والوں میں سے کسی سے ان کی ملاقات ہو گئی اور وہ سی بحر العلوم سے جدا ہو گئے اور اپنے دوست سے احوال پرسی اور گفتگو شروع کی اور پھر یہ بادل سید بحر العلوم کے سر پر سایہ کئے رہا یہاں تک کہ سید بحر العلوم مہمان خانے میں داخل ہو گئے چوں کہ سورج کی گرمی شیخ نجف کو لگی لہذا ان کی حالت خراب ہو گئی اور اپنی سواری سے زمین پر گر پڑے ادھیڑ عمر یا فطرتی کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے انہیں اٹھا کر مہمان خانے میں سید بحر العلوم کے پاس پہنچایا گیا اس کے بعد جب انہیں ہوش آیا تو سید بزرگوار سے عرض کی ۔ " سیدنا لم ندرکنا الرحمة " اے ہمارے سید و سردار رحمت نے ہمیں اپنی لپیٹ میں کیوں نہ لیا ۔ تو سید نے فرمایا: " لم تخلفتم عنها ؟ " تم نے رحمت کی مخالفت کیوں کی اس جواب میں ایک لطیف حقیقت پوشیدہ ہے ۔ ۱۸ امام عصر کے اصحاب خاص کی قدرت تصرف اس حد تک ہے کہ امام کے تین سو تیرہ اصحاب خاص میں سے کچھ

افراد اسرار آمیز بادلوں سے استفادہ کرتے ہیں اور ظہور کی ابتداء میں بادلوں کے ذریعہ سے آپ کی خدمت میں پہنچا کریں گے ۔

مفضل کہتے ہیں : کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا

إذا أذن الإمام دعا الله باسمه العبراني فاتيحت له صحابيته الثلاث مائة و ثلاثة عشر قزح قزح " الخريف و هم اصحاب الالوية ، منهم من يفقد عن فراشه ليلا فيصبح بمكة و منهم من يرى يسير في السحاب نهارا يعرف باسمه و اسم ابيه و جليته و نسبه قلت جعلت فداك ايهم اعظم ايماننا ؟ قال : الذي يسير في السحاب نهارا و هم المفقودون و فيهم نزلت هذه الآية (اينما تكونوا يأت بكم الله جميعا) " ١٩ ٢٠

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : جب بھی امام کو اذن ہو گا خدا کو اس کے عبری (عبرانی زبان) سے پکارا جائے گا اس وقت آپ کے تین سو تیرہ اصحاب خزاں کے بادل کی مانند جمع ہو جائیں گے ۔ وہی آپ کے پاور و مددگار ہوں گے ۔

ان میں سے بعض رات میں اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں ہوں گے اور ان میں سے بعض دیکھے جا سکتے ہیں ہوں گے کہ وہ دن میں بادلوں میں سیر کر رہے ہیں اور وہ اپنے ناموں اور اپنے باپ کے نام اور اپنی صفت اور اپنی نسبتوں سے پہچانے جائیں گے ۔ میں نے کہا : ان دو گروہوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کون سا گروہ با عظمت ہے ؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : وہ جو دن میں بادلوں کی سیر کریں گے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی جگہوں سے غائب ہو جائیں گے ان ہی کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے (:) (تم جہاں بھی رہو گے خدا ایک دن سب کو جمع کر دے گا

ظہور کے زمانے کی معرفت

ظہور کے زمانے میں دنیا کی حالت سے آشنائی اور وہ عظیم تبدیلی جو اس زمانے میں پیش آئے گی انسان کو مسئلہ انتظار کی طرف بلاتی ہے وہ حیرت انگیز تبدیلی کہ جو پوری دنیا اور تمام انسانوں میں پیدا ہوگی ۔ انسان اور دنیا کو ایک اور شکل میں جلوہ گر بنا دے گی ۔

۱۔ باطنی تطہیر

اب ان تحولات کی مختصر تشریح کی طرف کہ جو انسانی وجود کے نشیب و فراز میں پیدا ہوتے ہیں توجہ فرمائیں ۔

اعتقادی مسائل میں سے ایک مسئلہ خصلت اور کیفیت اور پاک اور ناپاک خصلتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ میل جول کا ہے۔ اور روایات میں بھی ذکر ہوا ہے کہ (طینت) خصلت سرشت کا کیا مطلب و مقصود ہے چوں کہ خصلتیں ایک دوسرے سے ملی ہیں اور کس طرح پاک ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہیں؟

اس مسئلہ کی تفصیل اس اجمالی تحریر میں مناسب و ممکن نہیں ہے اس وجہ سے ہم فقط اس نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں: زمانہ ظہور کی خصوصیات میں سے ملاوٹ سے خصلتوں کی پاکی، نفس اور ضمیر کا الودگیوں سے پاک ہونا ہے جو وجود انسانی کے نشیب و فراز میں موجود ہیں ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ حضرت بقیۃ اللہ کے زمانہ ظہور میں لوگ ملاوٹوں اور آلودگیوں سے پاک ہو جائیں گے؟

اس سوال کے جواب سے پہلے اس بات کی وضاحت کے لئے ایک داستان عرض ہے: عرض ہے۔ شبیہ بن عثمان جو کہ حضور اکرم کے شدید ترین دشمن میں سے ایک تھا۔ اس کے دل میں آنحضرت کے قتل کی آرزو تھی۔ اس نے جنگ حنین میں شرکت کی تاکہ حضور اکرم کو شہید کر دے جس وقت لوگ آنحضرت کے اطراف سے ہٹ گئے اور نبی اکرم تنہا رہ گئے یہ پچھلی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نزدیک پہنچا، لیکن آگ کا ایک شعلہ اس کی طرف بڑھا اس طرح کہ اس کو تحمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے اپنا مقصد پورا نہ کر سکا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: شبیہ میرے نزدیک آجائو اس وقت حضور نبی اکرم نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر رکھا اس کام کے اثر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اس کے دل میں جگہ پیدا کر لی اس طرح کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کے نزدیک اس وقت سے محبوب ترین شخص ہو گئے اسی وقت اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حضور میں مخالفین سے اس طرح سے جنگ کی کہ اگر اسی حالت میں اس کا باپ بھی مقابلے میں آجاتا تو اس کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نصرت کی خاطر قتل کر دیتا۔ ۲۱

آپ دیکھیں کس طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی داستان ہے کہ ایک نجس طینت اور آلودہ نفس انسان کو جو بدترین دشمن رسول تھا ایک لمحے میں نجات اور غلاظت و آلودگی سے نجات دے دی اس کو کفار کی صف سے نکال کر مومنین کے لشکر کے درمیان قرار دیا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنے دست مبارک کو اس کے سینے پر پھیرنے کے ساتھ ہی اس کی عقل کو مکمل کر دیا۔ اور اس تبدیلی کی وجہ سے جو اس کی نا پسندیدہ طینت میں پیدا ہو گئی تھی اس نے ضلالت اور گمراہی سے نجات حاصل کر لی۔

اس مقدمہ کے بیان کے بعد زمانہ ظہور کی تشریح یوں ہوگی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اذا قام قائمنا وضع يده على رؤوس العباد ، فجمع به عقولهم و اكمل به اخلاقهم " ۲۲ "

جس وقت ہمارا قائم قیام فرمائے گا اپنے ہاتھوں کو خدا کے بندوں کے سروں پہ رکھے گا پس اس عمل کے ساتھ ان کی عقلوں جمع کر دیں گے اس کے سبب ان کی عقلی قوت کامل ہو جائے گی اور ان کے اخلاق کو مکمل کر دیں گے ۔

امام زمانہ اس رفتار سے سے لوگوں کے باطن کو پاک کر دیں گے اور خدا کے تمام بندوں کو برائیوں سے نجات بخشیں گے ۔

۲۔ زمانہ ظہور میں عقلوں کا کمال

دو بہت ہی بو کشش نکتوں کی اس مذکورہ روایت سے وضاحت ہوتی ہے ۔

۱) حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ اپنے ہاتھ کو نہ فقط اپنے اصحاب خاص کے سروں پر بلکہ تمام بندگان خدا کے سروں پر پھریں گے یعنی تمام وہ افراد جو خدا کی بندگی کے اس دن قائل ہوں گے اگر چہ جنگ میں آنحضرت کے اصحاب میں سے نہ بھی ہوں گے بوڑھے اور بچے سب اس عظیم نعمت سے مالا مال ہو جائیں گے ۔

۲) سب لوگوں کی عقلیں پراکندگی اور انتشار سے نجات پائیں گی اور سب کے سب پوری طاقت کے ساتھ فکر و عقل کا مرکز جو غیر معمولی علم و ادراک کا سر چشمہ ہو جائیں ۔ ان کی عقلی قوت کے کامل ہو جانے کا یہ معنی ہے کہ اگر چاہیں گے تو مغز کی تمام تر قوتوں سے فائدہ حاصل کر سکیں گے ہاں جس دن خدائی ہاتھ لوگوں کے سروں پر رکھا جائے گا ، غیبت کے دوران ستمدیدہ انسانوں پر نوازش کی جائے گی اور وہ طاقتیں جو انسانی مغز کے اندر پوشیدہ تھیں تکامل کے اثر سے تجلی اور ظہور کریں گی نیز عالی ترین علمی اور عملی مراحل کے کمال کے ساتھ یہ حیرت انگیز دور پائیں گی اس لئے ہم مغز کی قوت اور کمال عقل کے حیرت انگیز اثرات کے ساتھ زیادہ سے زیادہ آشنائی اور پہچان پیدا کریں مغز کی اس عظیم قدرت کی تشریح یوں ہے کہ ہر انسان عادی یا غیر عادی طور پر اپنی پوری زندگی کے دوران اپنے مغز (ذہن) کی طرفیت کا ایک اربواں حصہ بھی کام میں نہیں لاتا ۔ اگر عمومی طور پر عام افراد یا نا بابغہ لوگوں کے مغز کے طرفیت اور توانائی کا ایک اربواں حصہ کام میں لایا جائے تو وہ فرق جو ان کے اور عام لوگوں کے درمیان دیکھنے میں آئے گا ۔ وہ ایک بہت بڑی حیران کن کیفیت ہوگی نہ ایک چھوٹی موٹی اور عام ۔ ۲۳ یعنی یہاں تک کہ نابغہ (غیر عادی) افراد جو فکر و عقل کی عجیب و غریب طاقت سے مالا مال ہیں ، وہ بھی فقط اپنے مغز کی کل

طاقت کا ایک اربواں حصہ عمل میں لا سکتے ہیں نہ زماہ لیکن کیسے ان کے مغز کے ایک اربویں حصہ کی توانائی اور استفادہ دوسروں سے بہتر ہے ۔

آج سے کئی سال پہلے کی بات ہے کہ اس زمانے کے ایک ریاضی دان نے ایک ایسے مسئلے کو عوام کے کانوں تک پہنچایا کہ جو بہت زیادہ زیر بحث تھا ۔ اس نے ایک تخمینہ لگایا کہ کی ذخیرہ اندوزی کر سکتا (UNITES) ایک انسانی مغز (ایک وقت میں) دس معلوماتی اکائیوں ہے اگر اس رقم کو سادہ زبان میں بیان کیا جائے تو یہ کہنا حقیقت سے دور نہیں ہوگا کہ ہم میں سے ہر ایک ماسکو میں موجود دنیا کی عظیم ترین لائبریر میں موجود دسیویں لاکھ جلد کتابیں جو تمام معلومات سے پر ہیں ، کو اپنے حافظہ میں رکھ سکتا ہے مندرجہ بالا باتیں اس طرح کے حساب میں جس کی تائی د کی جا چکی ہے حیرت انگیز نظر آتی ہیں ۔ ۲۴

اب آپ توجہ فرمائیں کہ اس صورت میں جب مصلح جہان حضرت مہدی ارواحنا فداہ کے چمکتے ہوئے نور کی روشنی کے اثر سے انسانی مغز کی تمام قدرتیں اپنے تکامل کو پہنچ جائیں گی اور انسان اپنے مغز کی تمام تر قوت و طاقت سے نہ ایک اربویں حصے کی طاقت سے استفادہ کرے گا اور علم و تمدن پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس وقت دنیا کا احاطہ کس طرح ہوگا؟! جس زمانے میں انسان عقل کے تکامل کے اثر سے روح کی سوئی ہوئی قوتوں کو اجاگر کر لے گا اور انہیں بیدار کر کے ان سے بہرہ مند اور مستفید ہوگا اس وقت وہ اپنے جسم کو اپنی روح کا تابع قرار دے کر قدرت تروح حاصل کر سکتا ہے ۔

یعنی اپنے مادی جسم کو توانائی اور امواج میں تبدیل کر سکتا ہے اور اس کام سے اپنے جسم سے مادیت اور جسمانیت کی حالت چھین سکتا ہے ۔

اور جس وقت انسان اس کام پر قادر ہو جاتا ہے تو اس وقت بہت سی کرامتیں جو اس کے اندر عام حالت میں موجود تھیں اس کے لئے ثابت ہو جائیں گی ۔

زمانہ غیبت میں بہت کم ایسے لوگ موجود ہیں جو طی الارض کی قدرت رکھتے ہیں ، اور اس سے استفادہ کرتے ہیں اور اپنے جسم سے حالت مادی اور تجسم کو چھین کر اپنے آپ کو توانائی اور امواج کی شکل میں تبدیل کر لیتے اور ایک لمحے میں زمین کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں اپنے آپ کو ظاہر کر تے ہیں اور لوگ کہ جو یہ قدرت اور طاقت رکھتے ہیں اسے تروح یافتہ جسم کو اس جگہ کہ جس کی طرف وہ ارادہ رکھتے ہیں (ہدایت) راہنمائی کرتے ہیں اور وہاں پر اسے مجسم کر لیتے ہیں ۔

۳- دنیا میں عظیم تبدیلی

ظہور کے با عظمت دور میں زمین پر عظیم تبدیلیاں وجود میں آئیں گی اور قرآن مجید کے فرمان کے مطابق :

اس دن جب زمین دوسری زمین میں تبدیل ہو جائے گی

زمین اور ایک نئے طریقے سے جدید شرائط کے ساتھ وجود میں آئے گی اور نہ فقط زمین بلکہ اس زمانے میں عظیم ، کامیاب اور تازہ تبدیلیاں رونما ہوں گی ۔

آج تمام دانشمند افراد اس نکتہ پر متفق ہیں کہ مادہ ارتعاش (لرزے) سے تشکیل ہوا ہے ۔ اور ارتعاشات کو کیبل یا لہروں (امواج) کے ذریعے سے تصور یا آواز (صوت) کی طرح دور بناوٹ ، (Organism) دراز مقامات پر منتقل کیا جاسکتا ہے ۔ اور نتیجہ میں انسان کے آرگزم ساخت (کہ جو مادہ سے منظم کئے گئے ہیں ۔ کو ارتعاش (کپکپی ، لرزے) میں تبدیل کر کے ذریعے دنیا کے ہر گوشے تک پہنچایا جا سکتا ہے ۔ (Electronic) کے الیکٹرونیک

میرا نظریہ یہ ہے کہ مستقبل قریب میں یہاں تک کہ فضائی مسافرتوں سے بھی قبل ایسے طریقے ایجاد کئے جا سکیں گے کہ انسانی جسم کو ارتعاش کے ساتھ ذرے ذرے کر کے فضا میں بھیج کر اور وہاں ان جدا جدا ذروں کو آپس میں میں جوڑا جا سکے گا ۔

اب ہمارے محترم قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ انسان روح ہے اور اس کا جسم جز مادہ کے ذرات کے اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ جسے کند کرنے اور اس کے ارتعاشات کو نیچے لانے سے اپنی مرضی کی شکلوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے ۔ ۲۶

ایسے دن کو آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے جس دن انسان اپنے جسم کو الیکٹران والے طرقہ کے مطابق تبدیل کرے گا اور اسے مذکورہ بحث کے تجربہ کے طور پر مشاہدہ میں لائے گا اس کا روئی کو ایک دور دراز مقام کی طرف رہنمائی کی جائے گی اور وہاں پر ان ایٹموں کو جمع کیا جائے گا جن سے جسم دوسری مرتبہ اپنی اصل شکل میں آجائے گا ۔

عقلی قوتوں کے تکامل عمومی کی بنا پر جنگی روایات میں تصریح کی گئی ہے ، روح تمام مادہ چیزوں پر غلبہ کرے گا اور لوگ اپنے جسم پر (حکومت) کنٹرول حاصل کریں گے اور اس حالت سے بخوبی استفادہ کر سکیں گے اس با عظمت اور نا شناختہ دور میں لوگوں کی زندگیاں اور ان کی ضروریات مادی و سائل کے ساتھ ایک اور طرح کی ہیں ۔

ولایت اہل بیت کے ظہور کے پر تو میں انسان کا علم و دانش عظیم ترین امکانی نقطے تک پہنچ جائے گا ، اور انسان با آسانی علم و دانش کے تمام مراحل سے بہرہ مند ہوگا اس دن وہ راز جو اولیائے خدا ۔ عوام کے آمادہ نہ ہونے کی وجہ سے چھپایا کرتے تھے فاش کر دیں گے ۔ اور ان کے لئے ترتیب اور تکامل کی آخری راہ کھول دیں گے شاید ہمارے لئے اس طرح کے مطالب کو قبول کرنا سخت ہو اور یہ سب مسائل علمی میں جو پیشرفت ہے ، کو ہم قبول نہ کر سکیں ۔

در حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر انسانی مغز شیطان کی قید سے آزاد ہو جائے اس کا لازمہ یہ ہے کہ انسان تمام مدارج میں تکامل حاصل کر لیتا ہے ۔ اس حد تک کہ دنیا میں کوئی بھی راز اس سے مخفی نہیں رہ جاتا اور تمام پیچیدہ علمی مسائل کا حل نکل آتا ہے ۔

غاصبین خلافت کہ جنہوں نے آج تک اربوں افراد کو علم و کمال کے عالی ترین مراحل اور ولایت کے جگمگاتے ہوئے تمدن تک رسائی حاصل کرنے سے محروم رکھا ۔ حضرت علی علیہ السلام اپنے اس کلام میں کہ جو آنحضرت کے وجود کی گہرائیوں سے صادر ہوتا ہے اس طرح : فرماتے ہیں

یا کمیل ما من علم الا و انا افتحه وما من سر الا و القائم یختمہ " ۲۷ "

اے کمیل علم نہیں مگر یہ کہ میں نے اسے کھولا ہو اور کوئی راز نہیں مگر یہ کہ قائم اسے " اختتام کو پہنچائیں ۔

ہاں اس وقت جب حضرت بقیۃ اللہ الاعظم کے ہاتھوں سے چمکتا ہوا نور دنیا کے رنجیدہ خاطر اور ستم رسیدہ عوام کی عقلوں کو کمال بخشے گا اور استفادہ کی حیرت انگیز قوت ایجاد کر دے گا ۔ اس وقت انسان اپنے تمام قدرت عقل و فہم کے ساتھ نہ فقط ایک اربوبی حصے سے خاندان وحی کے حیات بخش مکتب کے رازوں کو قبول کرے گا بلکہ علم و کمال کے آخری مرحلے کو حاصل کر سکے گا ۔

اس پر عظمت زمانے میں تمام تر پوشیدہ راز اور اسرار ظاہر اور آشکار ہو جائیں گے ، اور اس زمانے کے تاریکیوں اور کھپچائو کا اثر تک باقی رہ جائے گا کیا ایسے دن کے آنے کا ! انتظار ہمارے دلوں کو خلوص اور پاکیزگی نہیں بخشتا ؟

نتیجہ بحث

انتظار ، الہی حالت ہے کہ جو امید وار کنندہ اور نجات بخش ہے ۔ جو منتظرین کو غیبت کے دوران تاریکی و ظلمت حیرت سے نجات بخشتا ہے اور انہیں منتظرین کو غیبت کے دوران تاریکی و ظلمت حیرت سے نجات بخشتا ہے اور انہیں نور اور پاکیزہ وادی کی طرف کھینچتا ہے ۔

انتظار غم زدہ لوگوں کو ایک نئی زندگی اور تازہ ترین قوت دیتا ہے اور افسردہ دلوں کو امید دلاتا ہے انتظار ، رکاوٹوں اور تاریکیوں سے پاک کر دیتا ہے انسانی وجود میں تکامل یافتہ چمکتے ہوئے نور کو ایجاد کرتا ہے ۔

انتظار ، شناسائیوں کے بیج اور شیعہ کے اصلی اعتقادات کو منتظرین کے دلوں میں پروان چڑھاتا ہے با فضیلت ترین انسانوں کے لئے کامل ترین معنوی حالات کو بعنوان ہدیہ (ارمغان) پیش کرتا ہے ۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ انتظار کو اپنے اندر ایجاد کر کے اسے تقویت بخشیں تو ولایت کے عظیم اور عالی مقام سے انس اور محبت شروع کر دیں اور انتظار کے حیرت انگیز آثار اور ان کی عادات سے آگاہی پیدا کریں اور حضرت بقیۃ اللہ کے زمانہ ظہور کی برکتوں سے اپنے دل و جان کو آگاہ کریں ۔

ناکہ ایسے زمانے کا انتظار کہ جس کی کوئی خبر نہیں ہمارے تمام تر وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لے ۔

روز محشر کہ زہو لش سخنان می گویند راست گویند ولی چون شب ہجران تونیست

پاورقی ها :

۱۔ وہ لوگ جو امام زمانہ کی یاد اور توسل کے ساتھ انتظار کے مراسم برپا کرتے ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس قسم کی مجالس و محافل الحمد للہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہی ہیں اور ہماری مراد اس طرح کی مجالس کی نفی اور اس طرح کے افراد کے اندر حالت انتظار کی عدم موجودگی نہیں ہے۔ کیوں کہ انتظار میں درجات و مراتب پائے جاتے ہیں۔ اور وہ افراد جو اس کے کمال اور عالی ترین مراتب تک پہنچے ہیں اگرچہ ان کی تعداد کم ہے لیکن انہیں افراد میں سے اٹھے ہیں۔ اور سخت جان فشانے اور جد و جہد اور سختیوں اور مشکلات کے تحمل کرنے کے ساتھ اس عظیم مقام کہ جس پر وہ فائز ہوئے ہیں کو حاصل کیا ہے۔

۲۔ کافی روایت میں امام عصر کی حکومت کے اندر غیر معمولی طاقتوں سے استفادہ کی تصریح کی گئی ہے۔

۳۔ ان کے علاوہ دوسرے راستے بھی موجود ہیں جو انسان کو انتظار کی طرف بلاتے ہیں ان میں سے بعض کی وضاحت ہم نے کتاب اسرار موفقیت میں ذکر کی ہے جیسے۔ اخلاص، معارف سے آشنائی محبت اہل بیت خود سازی اور۔۔۔

۴۔ بحار الانوار، ج ۲۵ ص ۱۷۳

۵۔ بحار الانوار، ج ۲۵، ص ۱۷۳

۶۔ کمال الدین، ص ۱۴۶ اور ۱۴۷، بحار الانوار، ج ۳۶، ص ۲۵۰

۷۔ اس مطلب میں مزید وضاحت کے لئے کتاب اسرار موفقیت ج ۲ کے صفحہ نمبر ۵۰ سے ابو بصیر کی روایت میں امام باقر کے غائب ہونے کے واقعہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

۸۔ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۳۰

۹۔ بحار الانوار ج ۵۳، ص ۱۳۱

۱۰۔ بحار الانوار ج ۵۲، ص ۱۲۲

۱۱۔ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ بہت کم افراد جیسے مرحوم بحر العلوم اور مرتضیٰ^۱ شیخ انصاری ایسے حالات تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

۱۲۔ زندگانی و شخصیت شیخ انصاری، ص ۱۰۶۔

۱۳۔ سورہ عنکبوت، آیت ۶۹۔

۱۴. الفوائد الطوسیه تالیف مرحوم شیخ حرّ عاملی، ص ۸۲
۱۵. سراب وہ ریت ہو تی ہے جو دھوپ میں چلتے ہوئے مسافر وں کو دور سے پانی طرح معلوم ہو تی ہے ۔
۱۶. سورہ بقرہ ،آیت ۱۴۸
۱۷. مرحوم نعمانی کی کتاب الغیبہ ،ص ۱۳۴
۱۸. عبقری الحسان ج ۲ ص ۶۹
- ۱۹۔ سورہ بقرہ ۱۱۹
۲۰. بحار الانوار ، ج ۵۲ ص ۳۶۸، غیبت نعمانی ، ص ۱۶۸۔ تفسیر عیاشی ، ج ۱ ص ۶۷
۲۱. سفینة البحار ، ج ۱ ص ۲۰۲ مادہ حبب میں
- ۲۲۔ بحار الانوار ، ج ۵۲ ص ۳۳۶
۲۳. توانیہای خود را بشناسید ، ص ۲۴۷
۲۴. توانیہای خود را بشناسید ، ص ۴۴
- ۲۵۔ سورہ ابراہیم ۴۸۔
- ۲۶ - روح زندہ می ماند، ص ۱۵۸
- ۲۷۔ بحار الانوار ، ج ۷۷ ص ۲۶۹

This document was created with Win2PDF available at <http://www.daneprairie.com>.
The unregistered version of Win2PDF is for evaluation or non-commercial use only.